رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۰۸

خطبہ نمبر

روزنامہ **الفضل** قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۴	مورخہ ۲ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چندوں کے مصارف پر اعتراض کرنا سلبِ ایمان کا موجب ہے

"جو شخص کچھ مدد دے کر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے۔ وُہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابلِ برداشت نہیں۔ اصل تو یہ ہے۔ کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں۔ اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں۔ یا مجھ سے منحرف ہو جائیں۔ تو وُہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وُہ اور جماعت اُن سے بہتر پیدا کر دے گا۔ جو صدق اور اخلاص رکھتی ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ ۔ یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وُہ مدد کریں گے۔ جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے۔ اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا۔ جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔" "میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے۔ مجھے وُہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں۔ جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ ان کو سمجھیں۔ یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔"

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی ولایت کو روانگی

قادیان ۱۸ ستمبر۔ آج صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ½۶ بجے شام کی گاڑی سے ولایت روانہ ہوئے۔ مقامی احباب کا ایک جم غفیر آپ کی مشایعت کے لئے سٹیشن پر موجود تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ بھی سٹیشن پر تشریف فرما تھے ٹرین کی روانگی سے پیشتر صاحبزادہ صاحب موصوف نے تمام اصحاب سے مصافحہ کیا اور پھر حضرت اقدس نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ ½۶ بجے ٹرین اللہ اکبر حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب زندہ باد کے نعروں میں روانہ ہو گئی دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو بخیریت و عافیت ولایت پہنچائے۔ اور کامیاب و کامران آپ کو واپس لائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موٹر پر ایک بدقماش کا حملہ

احرار کی ایک انتہائی اشتعال انگیز اور ناپاک حرکت

قادیان، ۱۷ ستمبر۔ یہ خبر نہایت ہی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو سٹیشن سے الوداع کہہ کر سات بجے شام کے قریب جب بذریعہ موٹر اپنے گھر تشریف لا رہے تھے۔ تو شیخ یعقوب علی صاحب کی گلی میں جہاں اس سے قبل ایک بدقماش احراری حنیف نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے وار کیا تھا جب موٹر پہونچی۔ تو کسی بد باطن معاند نے ایک پتھر زور سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار پر پھینکا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پتھر موٹر کی چھت سے لگ کر رک گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ موٹر کو پتھر لگتے ہی فوراً موٹر کو کھڑا کر لیا گیا۔ اور اِدھر اُدھر کسی حملہ آور کی چند منٹ تک تلاش کی گئی۔ مگر کوئی دکھائی نہ دیا۔ اس کے بعد حضور موٹر پر ہی سوار ہو کر گھر تشریف لے آئے۔

یہ واقعہ اگرچہ نہایت ہی المناک اور روح فرسا ہے۔ اور احرار کے ان بد ارادوں کا صریح آئینہ دار ہے۔ جن کا وہ ایک لمبے عرصہ سے اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر تھانہ میں اس واقعہ کی اطلاع اس لئے نہیں دی گئی۔ کہ پولیس کے بہرے کانوں پر ہماری مسلسل چیخ و پکار کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور نہ وہ احرار کی بڑھتی ہوئی شرارتوں اور ان کی انتہائی کمینہ حرکات کا کوئی تدارک کرتی ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کے تمام مخلصین کے سامنے اس انتہائی رنجدہ واقعہ کو پیش کرتے ہوئے ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جہاں وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سلامتی اور درازی عمر کے لئے مسلسل دعا فرماتے رہیں۔ وہاں یہ بھی دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ احرار کے ہاتھوں کو روکے اور انہیں ان کے کیفر کردار تک پہونچائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	شاہ نواز صاحب	برہما	۱۲	غلام رسول صاحب	گورداسپور
۲	اہلیہ میاں گل محمد خان صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۳	حمید صاحب	″
۳	چوہدری غلام احمد صاحب	گجرات	۱۴	صدر الدین صاحب	سرگودھا
۴	نواب الدین صاحب	تھرپارکر	۱۵	عبد العزیز صاحب	سری نگر
۵	محمد شفیع صاحب	گوجرانوالہ	۱۶	محمد اسلم صاحب	جالندھر
۶	محمد صالح صاحب	سیالکوٹ	۱۷	سید عبد الباسط صاحب	بنگال
۷	عبد الحق صاحب	گورداسپور	۱۸	محمد علی صاحب	گورداسپور
۸	محمد علی صاحب	″	۱۹	غلام احمد صاحب	″
۹	غلام الدین صاحب	″	۲۰	علی احمد صاحب	″
۱۰	حمید گل صاحب	کیمبل پور	۲۱	لبھے خان صاحب	سیالکوٹ
۱۱	اسمٰعیل صاحب	گورداسپور			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ رجب ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی میں بعض جماعتوں کی غفلت

جماعت کو تدریجی طور پر اب قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے قدم رکھنا ہوگا

سلسلہ احمدیہ افراد کی تعداد پر قائم نہیں۔ بلکہ اخلاص پر قائم ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ کھانسی اور گلے کی تکلیف کی وجہ سے میرے لئے بلند آواز سے بولنا بالکل جائز نہیں۔ لیکن چونکہ

بخار میں تخفیف

ہے۔ اور دو جمعے درمیان میں مَیں یہاں خطبہ نہیں پڑھا سکا۔ اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی آج خطبۂ جمعہ خود پڑھاؤں ؎

میں نے چند جمعے ہوئے غالباً ۔ اگست کو جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی ۔ کہ تحریک جدید کے چندہ کے متعلق مَیں

بعض دوستوں میں سستی اور غفلت

دیکھتا ہوں۔ حالانکہ اس چندہ کی تحریک طوعی تھی۔ جبری نہ تھی۔ یعنی ہر شخص کو اختیار حاصل تھا۔ کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اس چندے میں شامل ہو۔ یا نہ ہو۔ صرف تحریک کی جاتی تھی۔ اور ہر شخص کو اس میں شامل ہونے کا پابند نہیں بنایا جاتا تھا۔ اس سستی کو دیکھ کر یہ خطرہ بھی ہو سکتا تھا۔ کہ یہ چیز تو ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ مگر اس تحریک کے وہ دوسرے حصے جو سامنے نہیں آتے۔ ممکن ہے دوست ان میں بھی سستیاں کر رہے ہوں۔ مثلاً ایک کھانا کھانے کی تحریک ہے۔ یا سادہ لباس کی تحریک ہے۔ یا

بیکار نہ رہنے کی تحریک

ہے۔ یا تبلیغ کی تحریک ہے۔ ان ساری قسم کی تحریکوں کے متعلق قدرتی طور پر یہ شبہ پیدا ہونا لازمی ہے۔ کہ شائد ان میں بھی کسی قسم کی سستی ہو رہی ہے ؎

میرے اس خطبہ کے نتیجہ میں جماعت میں ایک اصلاح تو ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ

چندہ کی رفتار پہلے سے بڑھ گئی ہے

اور اس خطبہ کے بعد اس وقت تک جو دس اور گیارہ ہزار کے درمیان پچھلے سال۔ اور اس سال کے چندہ میں فرق تھا۔ وہ کوئی ساڑھے چھ ہزار کے قریب آ گیا ہے۔ گویا چار یا ساڑھے چار ہزار روپیہ کی کمی کو دوستوں نے پورا کیا ہے۔ لیکن ابھی تک جماعت کے تمام افراد میں وہ تحریک پیدا نہیں ہوئی۔ جو ہونی چاہیئے تھی۔ جن جن افراد نے علیحدہ طور پر چندے لکھوائے ہیں۔ انہوں نے زیادہ جوش سے چندے ادا کئے ہیں۔ لیکن جماعتی چندوں میں ابھی بہت کچھ کمی ہے۔ (میں "الفضل" کی کسی قریب کی اشاعت میں بعض بڑی جماعتوں کی لسٹ شائع کروں گا۔ تا کہ ان جماعتوں کو توجہ ہو)

درحقیقت بہت سی رقم جو جمع ہوئی ہے۔ وہ افراد کی طرف سے جمع ہوئی ہے۔ ورنہ بہت سی جماعتیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے بحیثیت جماعت نہایت سستی اور غفلت دکھائی ہے میں ان جماعتوں کو

ستمبر تک کی مہلت

دیتا ہوں۔ کہ وہ ستمبر تک اپنے بقائے پورے کرنی کی کوشش کریں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ سارے دوست ہی ستمبر تک بقائے ادا کر دیں۔ کیونکہ مہلتیں بعض کی نومبر تک۔ بعض کی جنوری تک۔ اور بعض کی اس سے بھی بعد تک ہیں۔ لیکن بہرحال جس حد تک حصہ ان کی طرف سے اس وقت تک پہنچ جانا چاہیئے۔ اپنی اپنی رقم کے مطابق وہ اس کو ضرور پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اطلاع دیں۔ کہ کیوں اس وعدے کو پورا کرنے پر وہ قادر نہیں ہو سکے۔ جو طوعی طور پر انہوں نے کیا تھا۔ اور جس کے متعلق کوئی جبر ان پر نہیں کیا گیا تھا۔

میں بتا چکا ہوں۔ کہ تدریجی طور پر

جماعت کو قربانی کے میدان میں اب آگے سے آگے بڑھنا ہوگا

ذاتی طور پر مجھے اس بات کا قطعاً درد محسوس نہیں ہو سکتا۔ اگر ہماری جماعت موجودہ تعداد سے گھٹ کر آدھی رہ جائے یا چوتھا حصہ رہ جائے یا اس سے بھی زیادہ گر جائے۔

کیونکہ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ کہ مخلصین وہ کچھ کرسکتے ہیں۔ جو تعداد نہیں کرسکتی ہیں اللہ تعالےٰ نے ایسے ذرائع بتائے ہوئے ہیں۔ کہ جن کے ماتحت چند آدمیوں کے ذریعہ بھی

ساری دنیا میں اسلام قائم کیا جاسکتا ہے۔

لیکن ان ذرائع کو استعمال کرنے کے اوقات ہوتے ہیں۔ خدا نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کہا۔ کہ تجھے اور تیری قوم کو کنعان کی حکومت دی جاتی ہے۔ بنی اسرائیل نے آگے سے کہدیا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ جا موسےٰ تو اور تیرا رب لڑتے پھرو۔ جب فتح ہوجائیگی تو ہم بھی شامل ہوجائیں گے۔ اس وقت تک تو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔

موسیٰ اور اس کا خدا اکیلے رہ گئے

مگر باوجود اس کے کنعان پھر بھی فتح ہوا۔ اور کنعان پر تیرہ سو سال تک بنی اسرائیل نے حکومت کی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جب صلیب کا واقعہ پیش آیا۔ حواری سب بھاگ گئے۔ بلکہ ایک حواری نے تو آپ پر لعنت بھی کی۔ اور کہا۔ میں نہیں جانتا۔ یہ کون ہے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر کیا عیسائیت دنیا میں نہیں پھیلی۔ کیا وہ یونہی رک کر رہ گئی۔ پس میں اس یقین پر قائم ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ جو شخص اس یقین پر قائم رہے گا۔ وہی اپنے ایمان کو سلامت لے کر نکلیگا۔ کہ

سلسلہ افراد کی تعداد پر قائم نہیں

بلکہ اخلاص پر قائم ہے۔ جس شخص کے دل میں یہ خیال ہو۔ کہ ہر گندی چیز کو ہم سمیٹیں اور رکھ لیں۔ وہ نہ سلسلہ کی خدمت کرسکتا ہے۔ اور نہ سلسلہ کو کوئی نفع پہونچا سکتا ہے۔

میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے جس کو خدا تمہارے پاس بھیجے۔ اس کو نکالو۔ یہ خود

ایک بھاری گناہ

اور عذاب کا موجب ہے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص پوری وضاحت اور انکشاف کے بعد اپنے آپ کو اسلام کے لئے معبد بنانے کے لئے تیار نہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو سلسلہ سے آپ نکالتا ہے۔ تم اسے نہیں نکالتے۔ ایک کمزور اور ناطاقت جس میں چلنے کی طاقت نہیں۔ اگر تم اسے دیکھو۔ تو تمہارا کام ہے کہ اسے اٹھاؤ۔ اور لے چلو۔ ایک ناواقف اور جاہل جسے کوئی علم نہیں۔ اگر وہ تمہارے پاس آتا ہے۔ تو تمہارا کام ہے۔ کہ اسے بتاؤ۔ اور اپنے ساتھ شامل کرو مگر ایک واقف اور آگاہ شخص جو ٹانگیں رکھتے ہوئے بیٹھ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے انا ھٰھنا قاعدون تمہارا فرض ہے کہ تم اُسے سلام کرکے کہدو۔ آج سے میں اور تم الگ ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تمہارے نفس میں اس رنگ میں

خدا پر توکل

قائم ہوگا۔ تب تم دنیا میں کامیابی حاصل کرسکو گے۔ اور جب تم اپنے آپ کو دیوانگی کے مقام پر کھڑا کر لیتے ہو۔ تب تم منزل مقصود پر بھی کامیابی کے ساتھ پہونچ سکتے ہو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تمہارے دائیں اور بائیں ایسے لوگ ہیں۔ جو اندر سے ہو کر تمہاری مخالفت کرتے ہیں۔ وہ منافق ہیں۔ اور

منافق کی مثال چوہے کی سی ہوتی ہے

جس نے بلّی کی میاؤں سنی اور وہ بھاگا مثل مشہور ہے۔ کہ کچھ چوہے تھے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ بلّی نے ہمیں سخت ستایا ہوا ہے۔ آؤ ہم اُسے مل کر پکڑیں۔ آخر صلاح ٹھہری کہ والنٹیرز طلب کرو۔ جو اپنی جانیں قربان کردیں۔ اور قوم کو اس مصیبت سے نجات دیں۔ چنانچہ پچاس ساٹھ چوہے کھڑے ہوگئے۔ اور انہوں نے کہا۔ ہم اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر بلّی آئی۔ تو ہم اس کا دایاں پاؤں پکڑ لینگے۔ پچاس ساٹھ چوہوں نے کہا۔ ہم اس کا بایاں پاؤں پکڑ لیں گے۔ اسی طرح والنٹیرز کھڑے ہوتے گئے۔ اور انہوں نے بلّی کا تمام جسم آپس میں تقسیم کرلیا۔ اور کہا ہم اسے پکڑ کر وہیں مار دینگے۔ جب سب حصے وہ آپس میں تقسیم کرچکے۔ تو ایک بوڑھا چوہا کہنے لگا۔ تم بلّی کے پاؤں اور اس کے دیگر اعضاء سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا اس کی میاؤں سے ڈرتے ہو۔ اس لئے یہ بتاؤ۔ کہ اس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ ادھر اس نے یہ کہا۔ اور ادھر اتفاقاً ایک بلی نمودار ہوگئی۔ اور اس نے کہا میاؤں۔ میاؤں کا سننا تھا۔ کہ سارے چوہے اپنی اپنی بلوں میں گھس گئے۔ یہی حال منافق کا ہوتا ہے۔ وہ دعوے بہت کرتا ہے لیکن ہوتا

سخت ڈرپوک

ہے۔ بھلا وہ منافق جو قلیل التعداد دوستوں کے سامنے کھل کر بات کرنے سے ڈرتا ہے۔ وہ کثیر التعداد دشمنوں کا کہاں مقابلہ کرسکتا ہے۔ ابتدائی مومنوں کی تعداد تو کفار کے مقابلہ میں ہمیشہ قلیل ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی تعداد دشمنوں کے مقابلہ میں دسواں حصہ بھی نہ تھی۔ یہی حال ہمارا ہے۔ ۳۳ کروڑ ہندوستان کے باشندے ہیں۔ ان میں سے الّا ماشاء اللہ شریف الطبع لوگوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے بہت سے ہمارے جانی دشمن ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جنہیں سلسلہ کی چونکہ واقفیت نہیں ہوتی۔ اس لئے مولوی انہیں ورغلا لیتے ہیں۔ پس وہ جو ہمیں نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہماری تعداد ہے ہی کیا۔ پھر تم منافق سے یہ کس طرح امید کرسکتے ہو۔ اور تمہاری یہ امید کس طرح صحیح سمجھی جاسکتی ہے کہ وُہ اتنے بڑے دشمنوں کا مقابلہ کریگا۔ جبکہ تم دیکھتے ہو۔ کہ تم اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں سینکڑوں گنے کم ہو۔ لیکن وہ تم سے ڈرتے رہیں۔ اور تمہارے سامنے

بات نہیں کر سکتے۔ جو لوگ ہمارے جیسی

قلیل اور بے کس جماعت

سے ڈرتے۔ اور خوف کھاتے ہیں۔ وہ ہم سے مل کر کئی گنے طاقت ور دشمنوں کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ وہ تو صرف ایک ہی کام کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ تمہاری صفوں کو پراگندہ کریں۔ تمہاری چغلخوری اور عیب جوئی کریں۔ اور تمہاری

دشمنوں کے پاس خبر رسانی

کریں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰے نے منافقوں کا کام یہی بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔ منافق تمہارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو سوائے اس کے کہ تمہارے اندر تفرقہ پیدا کریں۔ اور دشمنوں کے پاس خبر رسانی کریں۔ اور کیا کر سکتے ہیں۔

پس میرا یقین ہے۔ کہ جماعت کی ترقی ان مخلصین کے وجود پر ہے۔ کہ جب جب اور جس جس وقت انہیں مرکز کی طرف سے آواز سُنائی دے۔ وہ اس پر لبیک کہتے جائیں۔ اور میں سمجھتا ہوں جب تک جماعت کے خیالات اس بارے میں متفق نہ ہوں۔ جماعت کے لوگ میری مدد نہیں کر سکتے۔ اگر اس خیال پر تم قائم نہیں۔ کہ

تمہاری ترقی اخلاص کے ذریعہ ہے

نفاق کے ذریعہ نہیں۔ اور نہ تعداد کے ذریعہ۔ تو تم لاکھوں نہیں، کروڑوں نہیں اربوں روپیہ بھی میرے قدموں میں ڈال دو۔ پھر بھی وہ میرے کام نہیں آ سکتا۔ کیونکہ وہ توکل کا روپیہ نہیں۔ بلکہ

شرک کا روپیہ

ہے۔ اور شرک کا روپیہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اس کے مقابلہ میں اُس شخص کا دیا ہوا ایک پیسہ بھی برکت کا موجب ہو سکتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ میں خدا کا ہوں۔ اور خدا میرا اور نتیجہ صرف خدا دیتا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا دُنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اور تمام اشیائ محض سایہ ہیں۔ جو خدا کے ارادہ سے ادھر اُدھر نظر آتی ہیں۔ اور جب وہ ارادہ ہٹا لے۔ تو کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی :۔

بعض دوستوں نے جو

سلسلہ کے کارکن

ہیں۔ میرے گزشتہ خطبہ سے متاثر ہو کر مجھے لکھا ہے۔ کہ ہماری تنخواہوں میں سے اتنا اتنا حصہ کاٹ لیا جایا کرے۔ میں ان دوستوں کے اخلاص کی تو قدر کرتا ہوں مگر انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ

الامام جنة یقتل من ورائه

خالی قربانی کبھی کامیاب نہیں کرتی۔ بلکہ وُہ قربانی کامیاب کیا کرتی ہے۔ جو امام کے پیچھے اور اس کی اتباع میں کی جائے بے شک مومن کو قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ مگر اُسے اس بات کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ کہ امام کی آواز سُنے اور جب امام قربانیوں کے لئے بُلائے۔ اس وقت اپنی قربانی کا اظہار کرے۔ نماز کتنی اچھی چیز ہے۔ جتنی لمبی نماز ہو جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی فرمایا ہے کہ جو شخص

امام سے پہلے حرکت

کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کا مونہہ گدھے کے مونہہ کی طرح بنایا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص امام کے تکبیر کہنے سے ایک منٹ پہلے نماز کی نیت باندھ لیتا ہے۔ تو وہ ثواب حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق قیامت کے دن وُہ گدھے کی شکل میں اٹھایا جائے گا پھر رکوع اور سجدہ دعا کے لئے کتنے اچھے مقام ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جاتا ہے۔ وُہ غلطی کرتا ہے۔ جب امام جھکے۔ تب جھکنا چاہیئے۔ اور جب امام سر اٹھائے اس وقت سر اٹھانا چاہیئے :۔

پس بے شک انہوں نے اخلاص دکھایا۔ اور میں اس کی قدر کرتا ہوں اور ان کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ لیکن ان کی خیر خواہی کے بدلہ میں ان سے یہ خیر خواہی کرتا ہوں۔ کہ انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم بتاتا ہوں۔ کہ جس وقت قومی قربانی کا سوال ہو۔ اس وقت ہر شخص کو

امام کی آواز کا انتظار

کرنا چاہیئے۔ ہاں جب انفرادی قربانی کا سوال ہو۔ ہر شخص اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے دوسروں سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ اور اسے بڑھنا چاہیئے :۔

درحقیقت امام کی غرض ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک جماعت بحیثیت جماعت قربانی کرے۔ افراد کی قربانی تو بغیر امام کے بھی ہو سکتی ہے۔

سپین کی نازک حالت

میں جب مسلمانوں کی حکومت تباہ ہو رہی تھی۔ عیسائیوں نے بعض شرائط پیش کیں کہ اگر مسلمان انہیں مان لیں۔ تو ہم انہیں ملک سے نکل جانے کی اجازت دے دیں گے۔ بادشاہ نے اس کے متعلق مشورہ لینے کے لئے جب اپنے سرداروں کو بلایا۔ تو انہوں نے کہا۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ کہ ان شرائط کو تسلیم کر لیا جائے ہمارے اندر اُن کے مقابلہ کی کوئی طاقت نہیں۔ اگر وُہ ہمیں افریقہ جانے دیں۔ کتب خانے ساتھ لے جانے دیں۔ اور کسی قدر مال و دولت کے لے جانے میں بھی مزاحم نہ ہوں۔ تو ہمیں اور کیا چاہیئے ان سرداروں میں ایک مسلمان جرنیل بھی تھا۔ جب اُس نے یہ باتیں سُنیں تو وُہ کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا۔ سو ڈیڑھ سو سال سے ہماری حالت اس ملک میں کمزور ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اور اس عرصہ میں

بیسیوں معاہدے

عیسائیوں سے ہوئے۔ مگر کیا تم ایک معاہدہ بھی ایسا دکھا سکتے ہو۔ جو انہوں نے پُورا کیا ہو۔ جب ایک معاہدہ بھی تم ایسا نہیں دکھا سکتے۔ جو انہوں نے پورا کیا ہو۔ بلکہ ہر معاہدہ کو انہوں نے توڑا ہے۔ تو اب تم کس طرح امید کر سکتے ہو۔ کہ وُہ اس معاہدہ کی تمہارے لئے نگہداشت کریں گے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ باقی سب اس کے پیچھے پڑ گئے۔ کہ یہ پاگل ہے۔ دیوانہ ہے۔

پتے مطلوب ہیں؟

(۱) مستری دوست محمد صاحب جو ڈیرہ دُون میں الیکٹریشن کا کام کر چکے ہیں۔ وُہ اس وقت کہاں ہیں۔ ان کے لئے ایک دو کاموں کے واسطے نادر موقعہ ہے۔ وُہ مجھ سے مندرجہ ذیل پتہ پر جلد خط و کتابت کریں۔
خواجہ محمد یوسف احمدی پروپرائیٹر سنز فنٹوبر کمپنی بھنڈی بازار بمبئی ۳

(۲) ایک شخص مسمی چودھری رحیم بخش احمدی جس کی زبان میں لکنت ہے۔ اور جو ننگل باغباناں متصل قادیان کا رہنے والا ہے۔ آج کل کہیں علاقہ سندھ میں مقیم ہیں۔ جس صاحب کو اس کے متعلق کچھ علم ہو۔ براہ مہربانی ذیل کے پتہ پر اطلاع دے :۔
ایم۔ ٹی۔ این۔ بمعرفت دفتر الفضل قادیان۔

یہ نہیں سمجھتا کہ مصلحت کیا چیز ہوتی ہے۔ اتنی عمدہ شرطیں جب وہ پیش کر رہے ہیں تو ہمیں ضرور مان لینی چاہئیں۔ اگر یہ شرائط ہم منظور نہیں کرینگے۔ تو چونکہ ہم کمزور ہیں اس لئے وہ شہر فتح کر کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ اور ہم سب کو مار دینگے۔ جب انہوں نے مخالفت کی۔ تو وہ جرنیل اس مجلس سے اٹھکر چلا گیا۔ اور اکیلا اعدائی فوج سے لڑا اور مارا گیا۔ لوگوں نے سمجھا۔ یہ ایک بیوقوف تھا۔ جس نے اپنی

بیوقوفی کی سزا

پالی۔ لیکن وہ بیوقوف نہیں تھا کیونکہ جب صلح ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے جہازوں میں عورتوں اور بچوں کو بھر دیا۔ اور کچھ خزانوں کو بھی ساتھ لے لیا۔ تو جس وقت وہ سپین کو آخری الوداع کہہ رہے اور اپنے

آنسوؤں کا ہدیہ

اس کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ عیسائیوں نے یکدم حملہ کر کے ان کے جہازوں کو غرق کر دیا۔ اور اس طرح وہ بزدل اور ذلیل ہو کر مرے۔ لیکن دنیا اس جرنیل کو آج بھی یاد کرتی ہے۔ جس نے بہادری سے اپنی جان دی۔ اس کے مقابلہ میں ان ہزاروں جان دینے والوں پر رحم تو آتا ہے۔ مگر ساتھ ہی دل کے گوشوں سے ان کے متعلق نفرت کی آواز بھی اٹھتی محسوس ہوتی ہے۔ پس اکیلا مرجانا اور قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دینا ہر وقت ہو سکتا ہے۔ لیکن امام کی غرض چونکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک جماعت تیار کرے۔ اس لئے قربانیوں کا وہ آہستہ آہستہ مطالبہ کرتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اگر اسلام ایسی ہی قربانی چاہتا ہے۔ جیسی آپ بیان کرتے ہیں۔ تو کیوں اس وقت اس قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بے شک

اسلام انتہائی قربانی چاہتا ہے

مگر اسلام یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ کمزوروں کو اٹھایا جائے۔ اور انہیں بھی دوسروں کے پہلو بہ پہلو ترقی دی جائے۔ اگر وقت سے پہلے ہی انتہائی قربانی کا مطالبہ کر لیا جائے۔ تو ہزاروں لوگ جو بعد میں مومن ثابت ہو سکتے ہیں۔ منافق بن جائیں

جیسے اسلام کہتا ہے۔ کہ خدا اور رسول کے دشمن تباہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ فوراً تباہ نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں

ایک عرصہ تک ڈھیل

دی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہی بار بار کفار کا یہ اعتراض دہرایا گیا ہے۔ کہ جب ہم مخالفت کرتے ہیں۔ تو ہم مارے کیوں نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہی جواب دیا ہے۔ کہ ہم تمہیں ڈھیل دیتے ہیں۔ شاید کسی وقت تم درست ہو جاؤ۔ اور ہدایت پر آجاؤ۔ یہی حال انبیاء کی جماعتوں کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں آہستہ آہستہ قربانیوں کی طرف لاتا ہے۔ تا جو گرنے والے ہیں۔ وہ کم ہو جائیں۔ اور بچنے والے زیادہ ہوں۔

پس قربانی کا معیار اسی جگہ ہو کر رہے گا۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں پہنچا۔ جہاں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پہنچا۔ اور جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہونچا۔ مگر چونکہ

کمزوروں اور ناطاقتوں کو اٹھانا

بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے امام کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ آہستہ آہستہ قربانیوں کا مطالبہ کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ جماعت کو بچائے۔ پس جماعت کے تمام مخلصین کو اس دن کا انتظار کرنا چاہیئے جب اگلی قربانی کا ان سے مطالبہ کیا جائے۔ بے شک اپنے دلوں میں فیصلہ انہیں آج سے ہی کر لینا چاہیئے۔ مگر عمل اسی دن ہونا چاہیئے۔ جس دن امام کی آواز ان کے کانوں میں پہونچے۔ کیونکہ الامام جنّة یقتل من ورائه۔

اسی طرح بہت سے دوستوں نے میرے اس اعلان سے گھبرا کر

تیسرے سال کے لئے وعدے

کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ میں ان دوستوں کے اخلاص پر بھی جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہوئے ان کو تنبیہ کرتا ہوں کہ ابھی میری طرف سے تیسرے سال کی قربانیوں کا مطالبہ نہیں ہوا۔ ان کو کیا معلوم کہ ہم پہلے سالوں سے اب کی دفعہ کس قدر زیادہ کا مطالبہ کرونگا۔ یا قربانی کا کس رنگ میں مطالبہ کرونگا۔ پس ان کو بھی اس دن کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تیسرے سال کی قربانیوں کے متعلق میری طرف سے اعلان ہو۔ پھر جب اعلان ہو جائے۔ تو اس کے مطابق وہ وعدے کریں۔ فی الحال دوستوں کو اس کوشش میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں جماعتوں نے

وعدے پورے کرنے میں سستی

دکھائی ہے۔ وہاں کی جماعتوں کو سستی کے دور کرنے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ میری پہلی مخاطب جماعت قادیان ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس نے اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں سستی دکھائی ہے یا چستی؟ اگر انہوں نے چستی دکھائی ہے۔ تو انہیں

مزید چستی کی ضرورت

ہے۔ اور اگر انہوں نے سستی کی ہے۔ تو انہیں اپنی سستی کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور پچھلے دونوں سالوں کے بقائے بھی ادا کرنے چاہئیں۔ یہاں تک کہ نومبر میں جب تیسرے سال کی قربانیوں کے متعلق اعلان کیا جائے۔ تو ان کی طرف کوئی بقایا نہ ہو۔ اور وہ اپنے وعدوں کو پورا کر چکے ہوں۔

پھر ساتھ ہی میں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے دوسرے حصوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جوں جوں اس تحریک پر جماعت کے لوگ عمل کرتے جا رہے ہیں۔

کمزور اور منافق طبقہ

گھبرا رہا اور زیادہ سے زیادہ اعتراض کرتا جا رہا ہے۔ کہ فلاں نے یوں کیا۔ اور فلاں نے یوں کیا۔ حالانکہ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ فلاں نے یوں کیا۔ اور فلاں نے یوں۔ وہی تو منافق ہوتا ہے۔ جب تک وہ یہ ثابت نہ کرے۔ کہ اس نے کیا کیا۔ جو شخص اپنا سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ اس کا حق ہے۔ کہ وہ کہے۔ باقی لوگوں نے کیا کیا۔ اور وہ کیا کرتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ اعتراض جائز ہو۔ کیونکہ بعض حالات میں بعض کے لئے قربانی کا زیادہ موقع ہوتا ہے۔ اور بعض کے لئے کم۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی محبت

کے حصول کے لئے قربانی کر رہے ہوتے ہیں وہ اعتراض کم کرتے ہیں۔ اور لوگوں کی اصلاح کی کوشش زیادہ کرتے ہیں۔ حدیثوں میں اس کی ایک مثال ملتی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیشہ قربانی میں دوسروں سے بڑھے ہوئے رہتے۔ مگر ان کو کبھی دوسروں کی قربانی دیکھکر یہ خیال نہ آتا۔ کہ وہ کم ہے۔ لیکن کم قربانی کرنے والوں کو ضرور خیال آجاتا۔ کہ ان کی قربانی زیادہ ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

قربانی کا مطالبہ

کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

حضرت ابو بکرؓ قربانی میں ہمیشہ بڑھ جاتے ہیں۔ اب کی دفعہ میں انہیں شکست دونگا اس وقت تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جو مالی قربانی تھی۔ وہ نصف کے قریب نہیں پہونچی تھی۔ اور جب بھی گھر سے مال لاتے۔ نصف سے کم ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں آج اپنا نصف مال لے جاؤنگا اور ان کو شکست دوں گا۔ مگر جب وہ اپنے گھر کا نصف مال لئے چلے آ رہے تھے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں پہونچے ہوئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس مال کو جو چندہ کے طور پر ابو بکرؓ لائے تھے دیکھ کر حیرت کے ساتھ ان سے پوچھ رہے تھے۔ کہ ابو بکرؓ کیا تم نے اپنے گھر میں بھی کچھ چھوڑا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جواب میں عرض کر رہے تھے۔ کہ اب

اللہ اور اس کے رسول کا نام

ہی گھر میں باقی ہے۔ اور تو کچھ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ واقعہ دیکھا۔ تو وہ کہنے لگے۔ اس شخص کو شکست دینا ہمارے بس کی بات نہیں اس واقعہ سے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دو کمال

ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ قربانی میں سب سے آگے بڑھ گئے اور دوسرے یہ کہ باوجود اپنا سارا مال لانے کے پھر سب سے پہلے پہونچ گئے۔ اور جنہوں نے تھوڑا دیا تھا۔ وہ اس فکر میں ہی رہے کہ کتنا گھر میں رکھیں۔ اور کتنا لائیں۔ مگر باوجود اس کے حضرت ابو بکرؓ کے متعلق یہ نہیں آتا۔ کہ انہوں نے

دوسروں پر اعتراض

کیا ہو۔ حضرت ابو بکرؓ قربانی کر کے بھی یہ سمجھتے تھے۔ کہ ابھی خدا کا میں دین دار ہوں۔ اور میں نے کوئی اللہ تعالےٰ پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ اُس کا احسان ہے کہ اس نے مجھے خدمت کی توفیق دی۔

لیکن منافق خود تو کوئی قربانی نہیں کرتا البتہ دوسروں کی قربانیوں پر اعتراض کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ گالیاں دیتا ہے۔ اور جب اُسے کہا جاتے۔ کہ گالی مت دو۔ تو وہ کہتا ہے فلاں نہیں گالی دیتا۔ وہ چغلی کرتا ہے۔ اور جب اُسے کہا جائے کہ چغلی مت کرو۔ تو وہ کہتا ہے۔ کیا فلاں چغلی نہیں کرتا۔ اور باوجود اس شدید عیب کے دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ مصلح ہے۔ اور دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وہ دیندار ہے اسی طرح وہ

چندے میں سُستی

کرتا ہے۔ اور جب اُسے کہا جائے کہ سستی مت کرو۔ تو وہ کہتا ہے۔ کیا فلاں شخص چندہ دینے میں سستی نہیں کرتا؟ اور اکثر اوقات جب وہ کہتا ہے۔ کہ کیا فلاں شخص چندہ دینے میں سستی نہیں کرتا۔ وہ جھوٹ بول رہا ہوتا ہے اور محض اپنے آپ کو بچانے کے لئے دوسروں کو عیب سے ملوث کرتا ہے:۔

ایک دفعہ ایک شخص نے میرے متعلق ایک اعتراض چھپوایا (وہ منافق کی مثال نہیں۔ بلکہ دشمنوں میں سے ایک شخص کی مثال ہے۔ اور گو منافقوں کی مثالیں بھی میں دے سکتا ہوں مگر شائد اس طرح ان کا نام ظاہر ہو جائے۔ جو ابھی میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) کہ انہوں نے خلافت سے بہت سا روپیہ کمایا ہے۔ چنانچہ ان کو صرف جلسہ سالانہ پر

پچاس ہزار روپیہ نذر

کا آتا ہے:۔

ایک دوست نے جب مجھے یہ اعتراض سنایا۔ تو میں نے انہیں کہا۔ اُسے کہدیں کہ وہ آ کر ٹھیکہ لے لے اور جتنا روپیہ نذر کا اکٹھا ہو۔ اُس میں سے ۹/۱۰ حصے آپ رکھ لیا کرے۔ اور ایک حصہ مجھے دے دیا کرے۔ گو اس ایک حصہ میں سے بھی بہت سا روپیہ میں جماعت کے کاموں پر ہی خرچ کروں گا۔ مگر پھر بھی مجھے اس

ٹھیکہ میں نفع

رہے گا۔ پس اُسے کہو۔ کہ وہ اس شرط پر ٹھیکہ لے لے۔ کہ وہ پانچ ہزار تو مجھے دے دیا کرے۔ اور جس قدر نذرانہ آئے۔ وہ خود رکھ لیا کرے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا اکثر حصہ دینی ضروریات پر خرچ کر کے پھر بھی مجھے نفع ہی رہیگا

غرض منافق اور دشمن ہمیشہ

اپنے پاس سے باتیں بیان کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اور کئی دوست انہیں سُن کر گھبرا جاتے ہیں۔ اور کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ فلاں کی نسبت وہ یہ کہتا تھا۔ اور فلاں کی نسبت یہ۔ بھلا جو خدا سے اخلاص نہیں رکھتا۔ وہ اپنے بھائی سے کیا اخلاص رکھ سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے بخاری لے دیں۔ فرمانے لگے۔ میں نے اسے کہا۔ کہ مجھے اس وقت توفیق نہیں۔ وہ کہنے لگا یہ بھی کوئی بات ہے۔ کہ آپ کو توفیق نہ ہو۔ آپ صاف طور پر یہی کہدیں۔ کہ میں لے کر نہیں دینا چاہتا۔ فرمانے لگے کیوں وہ کہنے لگا۔ سیدھی بات ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے دو تین لاکھ مرید ہیں۔ اگر وہ مرزا صاحب کو ایک ایک روپیہ نذرانہ دیتے ہوں۔ تو دو لاکھ روپیہ نذرانہ کا انہیں آ جاتا ہوگا۔ اور اگر وہ چار چار آنے بھی آپ کو نذرانہ دیں۔ تو پچاس ہزار روپیہ نذر کا تو آپ کو ہر سال مل جاتا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے اسے کہا۔ پہلے تم یہ بتاؤ۔ کہ آج تک تم نے مجھے کتنی چونیاں دی ہیں۔ جس قدر تمہاری طرف سے مجھے چونیاں پہونچی ہیں۔ وہ گنا دو اور پھر اس پر دوسروں کا قیاس کر لو۔ اس پر وہ خاموش ہو کر چلا گیا۔ تو منافق آدمی ہمیشہ

دُوسروں کے متعلق بے بنیاد باتیں

کرتا رہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ فلاں یُوں ہے۔ اور فلاں یوں۔ میں ان کی باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور نہ ان کی پرواہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کوئی

معقول وجہ

ایسی نہیں ہوتی۔ جس کی بنا پر سمجھا جا سکے۔ کہ واقعہ میں ہمارا فلاں بھائی ایسا ہے۔ وہ صرف اپنا پہلو بچانے کے لئے اعتراض کرتا ہے۔ اور اس کی غرض محض اپنے آپ سے اعتراض کو دُور کرنا ہوتا ہے۔ اور یہی علامت منافق کی ہے ورنہ کیا یہ جواب دینے سے کہ چونکہ فلاں شخص نجاست پر مونہہ مارتا ہے۔ اس لئے میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ کوئی شخص بری الذمہ سمجھا جا سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ کہ کسی شخص نے دوسرے سے برتن مانگا۔ مگر دیر تک واپس نہ کیا۔ اتفاقیہ اس کے گھر گیا۔ تو دیکھا۔ کہ وہ اُس برتن میں ساگ کھا رہا ہے۔ یہ کہنے لگا۔ چودھری یہ بات تو اچھی نہیں۔ کہ تم نے میرا برتن لیا۔ مگر اُسے واپس نہ کیا۔ اور اب اس میں ساگ کھا رہے ہو۔ میرا نام بھی تم بدل دینا اگر میں تمہارے برتن میں جا کر پاخانہ نہ کھاؤں۔ ان

منافقوں کا جواب

اگر واقعات کے لحاظ سے درست ہو۔ تب بھی اس کی حیثیت اس جواب سے زیادہ نہیں ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی جواب ہے۔ کہ میں اگر جھوٹ بولتا ہوں۔ تو فلاں بھی جھوٹ بولتا ہے۔ میں اگر فریب کرتا ہوں۔ تو فلاں بھی فریب کرتا ہے۔

میں اگر غداری کرتا ہوں۔ تو فلاں بھی غداری کرتا ہے۔ میں اگر بدکاری کرتا ہوں۔ تو فلاں بھی بدکاری کرتا ہے۔ گویا چونکہ دوسرا شخص بھی جھوٹ بولتا۔ فریب کرتا۔ غداری کرتا اور

بدکاری کا مرتکب

ہوتا ہے۔ اس لئے جھوٹ جھوٹ نہ رہا۔ فریب فریب نہ رہا۔ غداری غداری نہ رہی۔ اور بدکاری۔ بدکاری نہ رہی۔

غرض یہ یقینی بات ہے۔ کہ جوں جوں جماعت قربانی میں ترقی کرے گی۔ منافق چونکہ ساتھ نہیں چل سکے گا۔ اس لئے وہ شور مچانے لگ جائے گا۔ کہ یہ بھی ناجائز ہے۔ اور وہ بھی ناجائز۔ مگر جماعت کو ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ سیدھا اپنے منزلِ مقصود کی طرف بڑھتے چلے جانا چاہئے۔

۱۳ءسالہ میں

میں نے رویا دیکھا۔ کہ دو پہاڑ ہیں۔ جن کی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی کی طرف میں جانا چاہتا ہوں۔ وہ پہاڑ ایسے ہی ہیں۔ جیسے صفا اور مروہ۔ لیکن صفا اور مروہ کے درمیان جو جگہ تھی۔ وہ تو اب پاٹ گئی ہے۔ مگر خواب میں جو دو پہاڑ میں نے دیکھے۔ ان کے درمیان جگہ خالی تھی۔ جب میں ایک چوٹی سے دوسری چوٹی کی طرف جانے لگا۔ تو مجھے ایک فرشتہ ملا۔ اور کہنے لگا۔ جب تم دوسری چوٹی کی طرف جانے لگو گے۔ تو راستہ میں تمہیں

بہت سے شیطان اور جنات

ڈرائیں گے۔ اور تمہاری توجہ اپنی طرف پھرانا چاہیں گے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ ہر رنگ میں تمہیں ڈرائیں۔ تمہیں اپنی طرف متوجہ کرنا چاہیں۔ تم انکی طرف نہ دیکھنا اور یہی کہتے جانا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" اس کے بعد میں جب چلا تو راستے میں میں نے دیکھا کہ ایک وسیع جنگل ہے

جس میں سے عجیب عجیب شکلیں نکل نکل کر مجھے ڈرانا چاہتی ہیں۔ کہیں ہاتھی نکلتے ہیں۔ اور مجھے ڈراتے ہیں۔ کہیں چیتے نکلتے ہیں۔ اور مجھے ڈراتے ہیں۔ کہیں خالی سر آجاتے ہیں۔ اور مجھے

خوف زدہ کرنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ کہیں بغیر سروں کے دھڑ آجاتے ہیں۔ غرض عجیب عجیب رنگوں اور عجیب عجیب شکلوں میں وہ مجھے ڈراتے اور میری توجہ اپنی طرف پھرانا چاہتے ہیں۔ مگر جب میں کہتا ہوں: "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" تو وہ سب شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ غرض اسی طرح میں چلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ منزلِ مقصود پر پہونچ گیا۔

تو درحقیقت اس قسم کے لوگوں کی باتوں کو سنکر اس فکر میں پڑ جانا کہ فلاں نے فلاں پر یہ اعتراض کیا ہے۔ فضول بات ہے۔

مومن کا کام

یہ ہے۔ کہ جب وہ اس قسم کی کوئی بات سنے تو ذمہ وار لوگوں تک اسے پہنچا دے مگر یہ کہ منافق جن لوگوں پر الزام لگائے ان الزامات کی تحقیق کی جائے یہ بیہودہ بات ہے۔ اگر واقعہ میں انہیں کوئی اعتراض ہے۔ اور وہ منافق نہیں۔ تو کیوں وہ اس طریق کو اختیار نہیں کرتے جو شریعت نے مقرر کیا ہے۔ گھروں میں بیٹھکر باتیں کرنے اور دوسروں پر اعتراض کرنے کا مطلب ہی کیا ہے۔

پس ہر دوست کو اس طرف سے بالکل آنکھیں بند کرکے فیصلہ کر لینا چاہئیے۔ کہ میں ہی ہوں۔ جس نے یہ کام کرنا ہے۔ خواہ میرے بیوی بچے عزیز دوست اور رشتہ دار سب مجھے چھوڑ دیں۔ مجھے ان کی کوئی پروا نہیں۔ میں خود اس کام کو کرونگا۔ اور جب دوست

اس قسم کا پختہ ارادہ

کر لینگے۔ تو خود بخود کام میں سہولتیں پیدا ہوتی چلی جائینگی۔ اب تک جو کام ہوا ہے

کیا وہ ہماری تدبیروں کا نتیجہ ہے۔ میں تو جب اس زمانہ کی جماعت پر نگاہ دوڑاتا ہوں۔ جب خلافت کا کام خدا تعالے نے میرے سپرد کیا۔ اور آج کی جماعت کو دیکھتا ہوں۔ تو میں خود جس کے ہاتھ سے یہ سب کام ہوا۔ اپنے ذہن میں اسے ایک خواب سمجھتا ہوں۔ آج ہماری طاقت خدا تعالے کے فضل سے

پہلی طاقت سے سینکڑوں گنے زیادہ

ہے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم سینکڑوں گنے زیادہ وسیع علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور وہ بیسیوں قومیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی نہیں جانتی تھیں آج خدا تعالے کے فضل سے ان میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ پس میں تو اس ترقی پر جب نگاہ ڈالتا ہوں۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ایک خواب ہے اور میری اس حالت کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے وہ رات دیکھی ہے جس سے پہلے دن

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات

ہوئی۔ اس رات مولوی محمد علی صاحب نے ایک ٹریکٹ تمام جماعت میں تقسیم کیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آئندہ کسی خلیفہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف ایک پریذیڈنٹ ہونا چاہئیے۔ اور وہ بھی چالیس سال سے اوپر کی عمر کا اور پھر وہ بھی ایسا جو غیر احمدیوں کو کافر کہتا ہو۔ ادھر ہمیں یہ نظر آتا تھا۔ کہ جماعت کی کنجی ان کے ہاتھ میں ہے۔ سارے عہدے ان کے قبضے میں ہیں۔ اور خزانہ بھی انہی کے ماتحت ہے۔ اور اس پر بھی انہی کا قبضہ ہے۔ وہ رات جنہوں نے قادیان میں گزاری ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ جماعت کیسی خطرناک حالت میں سے گذری ہے اس وقت جماعت کی حالت بالکل ایسی ہی تھی۔ جیسے

پانی پر ایک بلبلہ

ہو۔ اور اچانک ایک تیز آندھی اُسے مٹانے کے لئے آجائے۔ ایک تیز آندھی کے مقابلہ میں بلبلے کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے۔ ہر شخص اس کا اندازہ آسانی سے لگا سکتا ہے۔ بلبلہ تیز آندھی کے مقابلہ میں ایک بالکل بے حقیقت شے ہوتا ہے۔ مگر کوئی کیا جانتا تھا۔ کہ یہی بلبلہ ایک دن گنبدِ خضرا بننے والا ہے اور

آسمان کی طرح دُنیا پر چھا جانیوالا

ہے۔ بلبلہ بلبلہ ہی تھا۔ اور طوفان طوفان ہی تھا۔ مگر اس بلبلہ کے اندر جو ہوا بھری ہوئی تھی۔ وہ معمولی ہوا نہ تھی۔ بلکہ

خدا کی رُوح

تھی۔ وہ بڑھی وہ ترقی پائی۔ وہ مضبوط ہوئی۔ یہاں تک کہ ایسی چھت بن گئی۔ جس کے نیچے ساری قوموں نے آرام پایا۔ پس کون ہے۔ جو مومن کو ڈرا سکے۔ کون ہے جو اُسے خائف کر سکے۔ کہ مومن کی طاقت اس کے نفس سے نہیں آتی۔ بلکہ اس کے خدا کی طرف سے آتی ہے۔ ایک تلوار جو خالی پڑی ہوئی ہو۔ وہ ایک بچہ کو بھی زخمی نہیں کر سکتی۔ لیکن ایک معمولی سی چھری مضبوط انسان کے ہاتھ میں جاکر دوسرے انسان کا سر بھی توڑ سکتی ہے۔ پس

دُنیا کے سامانوں سے مت ڈرو

اور اس کی تکلیفوں کا مت خیال کرو تم میں سے ہر فردِ واحد کا معاملہ براہ راست خدا تعالے سے ہے۔ پس اپنے دل میں عہد کرو۔ کہ ہم اس آخری زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دُنیا کی اصلاح کریں گے۔ اور بیوی بچوں ہمسایوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور ملنے والوں کی کوئی پروا نہ کرینگے اور جب جس

قربانی کے لئے

بلایا جائیگا۔ اس کے لئے آمادہ ہونگے۔

جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا معاملہ خدا سے صاف ہو گیا۔ لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم جب تم ہدایت پا گئے۔ تو دوسرے کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالےٰ کے سامنے تم دنیا کے ذمہ وار نہیں۔ بلکہ صرف اپنی جان کے ذمہ دار ہو۔ جب تم اپنی جان خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر دو گے۔ اور کہہ دو گے۔ کہ اے خدا ہم نے تیرے لئے اور تیرے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دی۔ آگے لوگوں کی اصلاح ہوئی یا نہیں ہوئی۔ یہ تیرا کام تھا۔ ہمارا نہیں تو تم

اپنے فرض سے سبکدوش

سمجھے جاؤ گے۔ اور تم پر کوئی الزام نہیں ہو گا۔ مگر یاد رکھو۔ اگر انسان خدا تعالےٰ کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہو جائے تو ناممکن ہے کہ دنیا کی اصلاح نہ ہو۔ زمین ٹل سکتی ہے۔ آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پہاڑ غائب ہو سکتے ہیں۔ دریا خشک ہو سکتے ہیں۔ سمندر بھاپ بن کر اڑ سکتے ہیں۔ تمام عالم تہ و بالا کیا جا سکتا ہے۔ مگر

مومن کی قربانی

کو خدا کبھی ضائع ہونے نہیں دیتا۔ اس کے دل سے بہا ہوا ایک قطرہ خون سارے زمین و آسمان سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ چاہے تم اس دنیا میں کامیابی دیکھو چاہے اگلے جہان میں آسمان پر سے جھانک کر دیکھو بہرحال تمہاری قربانیاں ضائع نہیں ہونگی۔ دنیا کی اصلاح ہو کر رہے گی۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن

دنیا میں قائم ہو کر رہے گا۔ اور تم خدا کی گود میں ہنستے ہوئے کہو گے۔ کہ ہمارا تھوڑا سا خون دنیا میں کتنے عظیم الشان تغیرات پیدا کرنے کا موجب ہوا۔

آج اسلام تباہی کی حالت میں گرا ہوا ہے۔ مگر صدیوں تک اسلام نے دنیا میں نہایت نیک اور

مہتم بالشان تغیر

پیدا کئے ہیں۔ وہ دو دو چار چار روپے کی حیثیت کے صحابہ رضی اللہ عنہم جن کے جسم پر کپڑے بھی کافی نہیں ہوتے تھے۔ اور جن کے پیٹ میں روٹی نہیں ہوتی تھی۔ وہ کس اعلیٰ مقام کو پہونچے؟ جس وقت اگلے جہان میں خدا ان کی روحانی بینائی کو تیز کرتا ہو گا۔ اور گزشتہ صدیوں میں جب وہ آسمان پر سے جھانک کر دیکھتے ہوں گے۔ کہ کس طرح دنیا میں

یورپ سے لیکر چین کے کناروں تک

مسلمان خدا کا نام پھیلانے میں مصروف ہیں تو ان کے دل کس قدر خوشیوں سے بھر جاتے ہوں گے اور وہ کس کس رنگ میں مزے نہ لیتے ہوں گے۔ کہ ہماری چھوٹی چھوٹی قربانیاں دنیا میں کتنے عظیم الشان تغیر پیدا کر گئیں۔ اور ہمارا بویا ہوا چھوٹا سا بیج کیسا عظیم الشان درخت بن گیا۔ یہی حال آئندہ ہونے والا ہے ہمارے زمانہ میں یہ باتیں آئیں یا نہ آئیں۔ مگر یہ آ کر رہیں گی۔ اور اگر اس دنیا میں ہم نے ان امور کو پورا ہوتے نہ دیکھا۔ تو ہم آسمان پر سے دنیا کو جھانکیں گے۔ اور دنیا کے تغیرات کو دیکھ کر کہیں گے کہ

خدا نے سب کچھ ہمارے ہاتھوں سے کرایا

اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تجھ سے جو وعدے کئے ہیں۔ ان وعدوں میں سے بعض تیری زندگی میں پورے کر دینگے اور بعض تیری وفات کے بعد پورے کریں گے یہی حال مومن کا ہوتا ہے۔ وہ کچھ امور کو پورا ہوتے اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اور کچھ امور کے پورا ہونے کو آسمان پر سے جھانک کر دیکھتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں دنیا کے دیکھنے سے آسمان پر سے دیکھنا کچھ کم حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ دنیا میں انسان جب ان امور کو دیکھتا ہے۔ تو اس کے ساتھ بہت سے خطرات بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ آئندہ کے حال سے بھی ناواقف ہوتا ہے۔ لیکن

آسمان پر بیٹھی ہوئی روح

مستقبل سے بھی واقف کی جاتی ہے۔ اور وہ جانتی ہے اس وسعت کو جو اس کا لگایا ہوا درخت دنیا میں حاصل کر رہا ہو۔

پس

اپنی ذات کا معاملہ خدا سے درست کر لو

دنیا کا معاملہ خدا تعالےٰ خود درست کریگا کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ مومن کی قربانی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ ضائع نہیں ہو سکتی۔ اور ضائع نہیں کی جاتی۔

ذکر و فکر

مسجد مبارک ہی حضرت مسیح موعودؑ کی مسجد اقصےٰ ہے

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسجد اقصےٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارکٌ و مبارِکٌ و کل امرٍ مبارک یجعل فیہ۔ یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا۔ قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے"

(اشتہار منارۃ المسیح سنہ ۱۹۰۰ء)

اس حوالہ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ مسجد اقصےٰ اس مسجد کا نام ہے جسے مسجد مبارک کہتے ہیں۔ اور جس کی بابت اللہ تعالےٰ کی یہ وحی موجود ہے۔

(۱) من دخلہ کان اٰمنا

(۲) مبارک و مبارِک و کل امرٍ مبارک یجعل فیہ۔

(۳) بیت الذکر

(۴) فیہ برکاتٌ للناس

اس وقت اس ساری تحریر کا یہ مطلب ہے کہ کسی غلطی کی وجہ سے بڑی مسجد کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود نہیں بنوایا تھا بلکہ حضورؑ کے والد صاحب مرحوم نے بنوایا تھا اور جس کی بابت کوئی الہام حضور نے بیان نہیں فرمایا۔ لوگ مسجد اقصےٰ کہنے لگ گئے اور پھر یوں ہوا۔ کہ اس مسجد کی پیشانی پر بھی "مسجد اقصےٰ" کا نام حال میں لکھوا دیا گیا۔ چونکہ یہ ایک تاریخی غلطی ہے اور آئندہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان اور آپ کی وحی کے صریح مخالف ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ مسجد اقصےٰ کا لفظ جامع مسجد کی پیشانی سے مٹا دیا جائے۔ تاکہ آئندہ آنے والوں کے لئے غلطی کا موجب نہ ہو۔

میری اس تجویز کے متعلق بعض اصحاب کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ مسجد بھی شعائر اللہ میں داخل ہے۔ میں مانتا ہوں۔ بلکہ یہ بھی مانتا ہوں۔ کہ قادیان کی ہر اینٹ شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اور دنیا کی ہر مسجد شعائر اللہ میں داخل ہے۔ مگر شعائر میں بھی آپس میں فرق ہوتا ہے۔ یہاں شعائر کا سوال نہیں بلکہ نام کے صحیح یا غلط ہونے کا سوال ہے۔ یعنی یہ کہ حضور علیہ السلام نے کس مسجد کو مسجد اقصےٰ کہا ہے۔ بڑی مسجد کو یا مسجد مبارک کو۔ آپ حضور علیہ السلام کی تحریر میں کہیں بھی اس مسجد کا نام مسجد اقصےٰ نہ پائینگے بلکہ اسے ہمیشہ بڑی مسجد یا جامع مسجد کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ غرض اس کی اصلاح ضروری ہے۔

دوسرا خیال یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ آخر کچھ مدت کے بعد دونوں مسجدیں آپس میں مل جائیں گی۔ اس لئے کوئی حرج نہیں کہ یہ نام اسی طرح لگا رہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میرے نزدیک یہ دونوں مسجدیں ہرگز ہرگز نہیں ملیں گی۔ بلکہ ان کا ملانا خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ وجہ یہ کہ بڑی مسجد مسجد مبارک کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس لئے دونوں کے ملانے کے بعد اس طرح کا نقشہ ہو جائے گا:۔

قبلہ

شمال

بڑی مسجد

مسجد مبارک

جنوب

مشرق

پھر کیا ہوگا؟ یہ ہوگا کہ امام اور نمازی سب بڑی مسجد کے قبلہ کی طرف والے حصہ میں نماز پڑھا کریں گے اور مسجد مبارک والا حصہ یا بالکل خالی رہے گا یا صفوں لوٹوں اور جوتیوں کے رکھنے کے لئے استعمال ہوگا۔ کیونکہ وہ حصہ بالکل پیچھے اور جنوب مشرقی کونے میں ہوگا۔ اور سوائے کثرت ہجوم یا جلسہ کے دنوں کے وہاں کوئی باجماعت نماز نہ ہوگی اور خادم مسجد لوگوں کو بتایا کرے گا کہ یہاں سابق بیت الذکر یا مسجد مبارک ہوا کرتی تھی۔ پس خدا نہ کرے وہ دن آئے۔ کہ مسجد مبارک کو بڑی مسجد سے مدغم کیا جائے یا بلفظ دیگر مسجد مبارک کو مسجد مبارک رہنے سے ہی محروم کر دیا جائے۔ ہاں دونوں مسجدوں کی اپنے اپنے طور پر توسیع ہو سکتی ہے۔

میرا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ مسجد مبارک کا وہ حصہ جو حضور علیہ السلام نے خود بنایا ہے وہی ان انعامات کا مورد اور وہی برکات کا مرکز ہے۔ وہ حصہ جو ۱۹۰۶ء میں بعد میں شامل ہوا باوجود اسکے کہ حضور نے اس میں نمازیں پڑھیں۔ پھر بھی اس درجہ کو نہیں پہنچتا۔ جو اصلی حصہ کو حاصل ہے۔ کیونکہ جب امن اور برکت کی وحی نازل ہوئی تھی۔ تو وہ حصہ اسوقت موجود نہ تھا۔ اور اسے بعد میں انجمن نے چندہ کرکے بنایا تھا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پس اصلی چیز بیت الذکر ہے۔ اور باقی حصہ اس کی فرع۔ اور غالباً یہ ہماری غلطی ہوگی کہ سب حصوں کی عظمت کو برابر سمجھا جائے۔ یا دونوں مسجدوں کو یکساں خیال کرکے کسی کو کسی میں ملا کر وسیع کر لیا جائے۔ ہاں اگر ایسی وسعت کی ضرورت پڑے جس سے مسجد مبارک خطرہ میں ہو تو نئی جمعہ مسجد قادیان سے باہر بننی چاہیئے۔ یا مسجد نور کو ہی حسب ضرورت بڑھایا جا سکتا ہے۔

خانخاناں وینگہ ضلع جالندھر میں مناظرہ

خانخاناں وینگہ ضلع جالندھر میں آریوں سے ۲۱-۲۲ ستمبر کو مناظرہ ہوگا۔ ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے احباب کو چاہیئے کہ وہ اس مناظرہ میں کثرت سے شامل ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالی جماعتوں اور افراد سے ضروری گذارش

مخلصین کو ستمبر کے آخر تک اپنے وعدوں کو پورا کردینا چاہیئے!

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ میں چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ کرنے والے مخلصین کو خصوصیت سے مخاطب فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کر دیں۔ کیونکہ اب سال کا آخر آ گیا ہے علاوہ ازیں اس میں تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کرنے کا ارشاد ہے اس لئے یہ خطبہ جمعہ جماعتوں اور احباب کو بھیجا جا رہا ہے تاکہ جماعتیں اور افراد حضور کے ارشاد سے واقف ہو کر اس پر عملی لحاظ سے لبیک کہیں۔

(۱) ہر جماعت کے کارکنان کا فرض ہے کہ اپنی جماعت کے تمام احمدی مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو جمع کرکے حضور کا یہ خطبہ جمعہ یا اتوار کے دن ضرور سنا دیں تا وہ احباب جن کے ذمہ پہلے سال یا دوسرے سال کا چندہ تحریک جدید باقی ہے۔ وہ نہ صرف اسے ادا کریں۔ بلکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ اور جس وقت نومبر میں حضور مخلصین جماعت سے تیسرے سال کے لئے قربانی کا مطالبہ فرمائیں۔ احباب فوری طور پر اس پر لبیک کہیں۔ اور وہ احباب بھی جنہوں نے دوسرے سال کے لئے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ وہ بھی تیسرے سال کے لئے ابھی سے تیاری کر سکیں۔

(۲) جن جماعتوں میں اخبار الفضل نہیں جاتا۔ ان کو یہ خطبہ نمبر اس لئے ارسال ہے کہ انکی جماعت کے جن دوستوں نے دوسرے سال کا وعدہ کیا ہے۔ اور اب تک اپنے وعدہ کا ایفا نہیں کیا۔ وہ یہ خطبہ سن کر اپنے بقایا چندہ کو اخیر ستمبر تک پورا کرکے ثواب حاصل کریں۔ نہ صرف یہ کہ وہ صرف بقایا ہی ادا کریں۔ بلکہ تیسرے سال کے لئے بھی تیاری شروع کر دیں۔ نیز وہ احباب جن کا وعدہ "دوران سال" کا تھا۔ اب جبکہ دوسرا سال ختم ہونے کے قریب آ گیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے وعدہ کا ایفاء ماہ ستمبر میں کر دیں اب تو سال کا اخیر آ گیا۔ حالانکہ وعدہ کے مطابق ان کو اس وقت سے پہلے اپنا وعدہ پورا کر دینا چاہیئے تھا۔ پس اب گذشتہ کی تلافی فرما کر اسی ماہ میں وعدہ پورا کریں۔

(۳) یہ خطبہ نمبر ان احباب کو بھیجا جا رہا ہے جن کا وعدہ تھا کہ وہ اپنی موعودہ رقم قسط وار ادا کریں گے۔ مثلاً ایک دوست کا وعدہ دس روپے ماہوار قسط سے ستمبر تک ایک سو روپیہ دینے کا تھا۔ مگر ستمبر تک ہر ماہ قسط نہ ادا کرنے کے باعث اب بقایا رہ گیا ہے۔ چونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ ایسے بقائے والے احباب اپنے وعدہ کی بقیہ یا قسطیں اخیر ستمبر تک ادا کر دیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کو بھی یہ نمبر ارسال ہے۔ قسط وار ادا کرنے والوں میں سے بعض احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے کوئی قسط ادا نہیں کی انہیں چاہیئے کہ وہ اب ۳۰ ستمبر سے پہلے اپنی سالم موعودہ رقم ادا کر دیں۔

(۴) ایسے احباب جن کا وعدہ تھا کہ وہ اپنی رقم ستمبر سے پہلے پہلے کسی ماہ میں ادا کر دینگے۔ مثلاً کسی کا وعدہ یہ تھا کہ وہ اپنی موعودہ رقم ماہ مارچ۔ اپریل یا جون وغیرہ میں ستمبر سے پہلے ادا کر دیں گے۔ مگر وہ وعدہ کردہ مہینہ میں ادا نہیں کر سکے اور اب تک رقم ان کے ذمہ بقایا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں بھی یہ خطبہ نمبر ارسال ہے۔ کہ تا وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ایسے احباب کو مہلت دی جاتی ہے کہ وہ اخیر ستمبر تک رقم ادا کر دیں۔ اخیر ستمبر تک اپنے وعدہ کو پورا اور حضور کے ارشاد کی تعمیل کرکے حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔

(۵) اُن مخلصین کی خدمت میں بھی یہ خطبہ نمبر ارسال کیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے وعدہ کیوقت یا بعد میں اطلاع دی تھی کہ وہ اپنی موعودہ رقم ماہ اکتوبر یا نومبر یا اس کے بعد دسمبر میں ادا کرینگے۔ ایسے دوستوں سے التماس ہے کہ وہ اگر کوشش کرکے اپنے وعدہ کو ماہ ستمبر میں ہی پورا کر دیں تو ان کے لئے زیادہ ثواب ہے۔ لیکن اگر وہ ماہ ستمبر میں نہ ادا کر سکیں تو ابھی سے ایسا ماحول پیدا کرتے جائیں کہ ٹھیک اپنے وقت پر موعودہ رقم ادا کر دیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ وقت پر اپنی رقم ادا کر دیں۔ بلکہ انہیں چاہیئے کہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی تیار رہیں

(۶) یہ خطبہ نمبر ان جماعتوں میں بھی بھیجا جا رہا ہے۔ جن کے وعدے دوسرے سال کے نہیں ہیں۔ مگر چونکہ اس میں تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی اشارہ ہے۔ اس لئے ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ اگر وہ دوسرے سال کی مالی قربانی میں حصہ نہیں لے سکے۔ تو اب تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے ہی تیار ہو جائیں

(۷) اپریل ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اکتوبر میں مجلس مشاورت کا ایک اور اجلاس طلب کیا جائے گا۔ جس میں نمائندوں سے ان کی جماعت کے بقایوں کے وجوہات دریافت کئے جائینگے۔ یہ مجلس مشاورت قریب آ گئی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ ستمبر چندہ تحریک جدید کے اخیر ستمبر تک بقایوں کے ادا کرنے کے متعلق شائع ہو رہا ہے۔ پس ہر اس جماعت کے عہدہ داروں سے جن کے ذمہ دوسرے سال کے وعدہ چندہ تحریک جدید کا بقایا ہے التماس ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے بقائے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اول تو ۳۰ ستمبر سے قبل پورے کرتے ہوئے اپنی قربانی کا عملی ثبوت دیں۔ اور اگر سو فیصدی وعدہ کے پورا کرنے میں کچھ کمی رہ جائے۔ تو وہ کمی بہر حال ۲۲ اکتوبر تک پوری ہو جانی چاہیئے تاکہ آپ کی جماعت کے آنے والے نمائندہ کو

چندہ تحریک جدید کے بقایا کے متعلق جواب دہی نہ کرنی پڑے۔

(۸) تحریک جدید کے چندہ کے متعلق عملی کارروائی کرنے کے لئے حضور کی یہ ہدایت ہر ایک جماعت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ نمائندگان مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۶ء مخلصین جماعت اور دیگر با اثر و بارسوخ احباب چندہ تحریک جدید احباب کے گھروں پر پہونچ کر جلد سے جلد وصول کرنے کی سعی بلیغ فرمائیں اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ ہر جماعت اپنے وعدہ کو سو فیصدی پورا نہیں کر لیتی۔

(۹) احمدیہ جماعت کے احباب کو حضور کا یہ ارشاد ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر ایک تحریک میں طاقت کے مطابق حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو۔ جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے۔ چندہ تحریک جدید اور امانت دونوں میں حصہ لو۔ اور سادہ زندگی اختیار کرو۔ کہ وہ نور بخشنے والی ہے۔ جو اسے اختیار نہیں کرتا۔ وہ سمجھ لے۔ کہ جہنم اس کے لئے تیار ہے"۔

"تمام دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کام ہمیشہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ باتیں کرنے سے نہیں ہوتے..... غرض تحریکیں کتنی ہی اعلےٰ ہوں۔ جب تک کام شروع نہ کیا جائے۔ اور اس میں سرگرمی نہ دکھلائی جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے اندر وہ آگ پیدا کرو جو تمہیں انجن بنا دے۔ تم بیل گاڑی نہ بنو۔ جو بیلوں کی محتاج ہوتی ہے بلکہ تم انجن بنو۔ جو دوسروں کو بھی کھینچ کر لے جاتا ہے"۔

"کوئی بات میں نے ایسی نہیں کہی جس کی کل کو ضرورت پیش نہ آئے۔ جب وقت آئیگا۔ تو وہ لوگ جنہوں نے مان کر عمل کیا دعائیں دیں گے۔ کہ خدا بھلا کرے۔ جس نے ہمیں اس وقت کے لئے تیار کر دیا تھا۔ اور نہ ماننے والے اپنے اوپر لعنت کریں گے"۔

پس احباب کو چندہ تحریک جدید کے بقایا وغیرہ کے وصول کرنے میں پوری سرگرمی سے کام لینا چاہیئے۔ تا وقت پر ان کا وعدہ پورا ہو جائے۔ اور انکو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

(۱۰) کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہر جماعت کو خواہ وہ الفضل کی خریدار ہے یا نہیں۔ اور ہر ایک اس دوست کو جس کا دوسرے سال کے وعدہ میں سے کچھ بقایا یا سالم رقم باقی ہے۔ یہ خطبہ نمبر بھیجا جائے۔ تا احباب حضور کے ارشاد پر سرگرمی سے لبیک کہیں۔ لیکن اگر کسی دوست کو یہ خطبہ نمبر کسی وجہ سے نہ مل سکے۔ تو چاہیئے کہ خط لکھ کر دفتر سے منگوا لیں۔

اللہ تعالےٰ احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے ماتحت عملی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا وہ حامی و ناصر ہو۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

بغیر کسی شرط کے ہمیشہ قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۷ راگست کو جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ ضرورت ہے۔ کہ ہر احمدی اس کو بار بار اتنا پڑھے کہ اس کا مفہوم اس کے دل پر نقش کالحجر ہو جائے۔ تا جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مخلصین کو مالی جانی اور وقتی قربانیوں کے لئے ارشاد فرمائیں۔ ہر مومن نہایت خوشی کے ساتھ لبیک کی آواز بلند کرتا ہوا حاضر ہو جائے۔ پس اس ضرورت کے پیش نظر ۱۱ ستمبر کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ۷ راگست ۱۹۳۶ء کے خطبہ جمعہ کے چند اقتباسات درج کئے جا رہے ہیں احباب کو چاہیئے کہ ان اقتباسات کو بھی خطبہ جمعہ کے ساتھ پھر دوبارہ سنا دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"زبان سے فرمانبرداری کا دعوےٰ کرنا کوئی چیز نہیں۔ عمل اصل چیز ہوتی ہے۔ ورنہ منہ سے اطاعت کا دعوےٰ کرنے والا سب سے زیادہ منافق بھی ہو سکتا ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید میں وعدہ کیا۔ اور پھر اسے پورا نہیں کیا۔ منافق ہیں۔ مگر کئی تھے جنہوں نے پہلے سال وعدہ کیا۔ اور پھر وعدہ پورا بھی کیا۔ مگر دوسرے سال کی تحریک میں آ کر رہ گئے۔ ایسے لوگ یکسالہ مومن تھے۔ ان کی دوڑ پہلے سال میں ہی ختم ہو گئی۔ دوسرے سال کی دوڑ میں وہ شریک نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ پہلے سال شور مچاتے تھے۔ کہ جو قربانی لینی ہے ابھی لے لو۔ ایسے تمام لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں نے اسی لئے تحریک جدید کے متعلق تین سال کی شرط لگا دی تھی۔ تا وہ جو پہلے یا دوسرے قدم پر تھک کر رہ جانے والے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں اور خالص مومن باقی رہ جائیں۔ ایمان اور اخلاص کے سانس بھی مختلف ہوتے ہیں جیسے کہتے ہیں فلاں اونٹنی دس میل دوڑ سکتی ہے۔ فلاں اونٹنی بیس میل اور فلاں سو میل۔ ایمان کی بھی دوڑیں ہوتی ہیں۔ اور ایمان کی دوڑوں میں وہی جیتتے ہیں جن کے لئے کوئی حد بندی نہ ہو۔ ہمیں نہ یکسالہ مومن کام دے سکتے ہیں۔ نہ دوسالہ مومن۔ بلکہ وہی کام دے سکتے ہیں۔ جو بغیر کسی شرط کے ہمیشہ قربانیوں کے لئے تیار رہنے والے ہوں۔ اب انشاء اللہ تیسرے سال کی تحریک آنے والی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کئی ہیں جو اس میں بھی رہ جائیں گے۔ وہ دوسالہ مومن ہوں گے۔ جو تیسری تحریک کے وقت گر جائیں گے۔ غرض کچھ لوگ اس سال گر گئے۔ اور کچھ لوگ اگلے سال گر جائیں گے۔ اور پھر کچھ سہ سالہ مومن ہوں گے۔ جو تین سال قربانیوں پر صبر کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں یہ سب لوگ جھڑتے چلے جائیں گے۔ اور گرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ صرف وہ مومن رہ جائیں گے جو حیاتی مومن ہونگے یعنے ساری زندگی ہی وہ خدا تعالےٰ کے لئے قربانیاں کرنے میں گزار دینگے اور یہی وہ لوگ ہوں گے۔ جن کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ اپنے دین کو فتح دے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک خبیث اور طیب میں فرق کر کے نہ دکھلا دیں۔ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ خبیث اور طیب میں ضرور فرق کر کے دکھلائے گا۔ جو لوگ گھبرا رہے ہیں۔ اور خیال کر رہے ہیں۔ کہ اس ذریعہ سے میں جماعت کو چھوٹا کر رہا ہوں۔ وہ نادان ہیں۔ وہ جانتے ہی نہیں۔ کہ جماعت ترقی کس طرح کرتی ہے۔ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ کہ جماعت کی مضبوطی اور کمزوری کا کیا معیار ہوا کرتا ہے۔ کیا ایک لمبی زنجیر جس کی بعض کڑیاں کمزور ہوں۔ وہ مضبوط ہوتی ہے یا وہ چھوٹی زنجیر جس کی ساری کڑیاں مضبوط اور پائیدار ہوں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہی زنجیر کام آ سکتی ہے جس کی ساری کڑیاں مضبوط ہوں۔

پس میں جماعت کو آج یہ توجہ دلانے کے لئے آیا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے ذریعہ ان کا امتحان ہو رہا ہے۔ فیل ہونے والے فیل ہو رہے ہیں۔ اور کامیاب ہونے والے کامیاب ہو رہے ہیں۔ وہ جو امید کرتے ہیں۔ کہ اب ان کے لئے کوئی آرام کا سانس ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اگر بندوں کے ہاتھ سے ان کا امتحان نہیں ہو گا۔ تو خدا خود ان کا امتحان لے گا۔ لیکن بہر حال اللہ تعالےٰ چاہتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ

مخلصوں اور کمزوروں اور منافقوں کو جُدا جُدا کر دیا جاتے ہیں۔ میں نے تحریک جدید میں جو امور پیش کئے تھے۔ اگر جماعت ان پر عمل کرتی۔ تو ہر سال پہلے سے زیادہ چندہ آتا اور زیادہ چندہ دینے کی عادت ان میں پیدا ہوتی۔ میں نے کہا تھا کہ اپنے اخراجات کم کرو۔ اور اخراجات میں کمی کرکے جو رقم تمہارے پاس بچے وہ اسلام کی ترقی کے لئے دو۔ اور اخراجات کی کمی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کرو۔ جسے دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور جسے دس روپے ملتے ہیں۔ وہ اپنے اخراجات کے لحاظ سے کمی کرے اور اس طرح جو روپیہ بچے وہ چندہ میں دے دیا جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ چندہ دینے کا یہ گُر جو میں نے بتایا تھا۔ جماعت نے اس پر عمل نہیں کیا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ تم منہ سے کہتے ہو۔ ہم اپنا سب کچھ اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ حالانکہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں تمہارا دعویٰ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ تمہارا فرض یہ ہے۔ کہ پہلے مٹھی میں کچھ لو۔ اور پھر دینے کا نام لو۔ اور مٹھی میں لینے کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنی زندگیوں میں تغیر پیدا کرو۔ کھانے میں پینے میں۔ پہننے میں اور مکانات کی آرائش و زیبائش غرض ہر چیز میں فرق کرو اور اپنی حیثیت کے مطابق کرو۔

مجھے تحریک جدید کے مالی شعبہ اور امانت فنڈ دونوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں شعبوں کے چندوں میں کمی آ رہی ہے اور یک سالہ اور دو سالہ مومن کمزوری دکھا رہے ہیں۔ مگر مجھے اس کی کوئی گھبراہٹ نہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ گر جائیں اور ہمارا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور صرف ایسی ہی مخلص جماعت ساتھ رہ جائے جو پورے طور پر اطاعت کرنے اور اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ میرے لئے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور وہ خود ایسے آدمی کھڑے کرے گا۔ جو سلسلہ کی مالی اور جانی خدمات سرانجام دیں گے۔ لیکن میں نہیں چاہتا کہ ایک بھی ہم میں سے تباہ ہو اسلئے میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرا راستہ لمبا اور تکلیفوں سے پُر ہے۔ جو لوگ کمزور ہیں انھیں چاہیئے کہ وہ اپنی کمزوری دور کرکے اپنے آپ کو مضبوط بنائیں۔ اس راستہ میں مال کی قربانی بھی کرنی پڑیگی۔ جان کی قربانی بھی کرنی پڑیگی۔ عزت کی قربانی بھی کرنی پڑیگی۔ وطن کی قربانی بھی کرنی پڑے گی۔ آرام و آسائش کی قربانی بھی کرنی پڑے گی۔ اور اسی طرح کی اور بہت سی قربانیاں ہیں جو انھیں کرنی پڑینگی۔ تب خدا تعالیٰ کا نور دنیا میں پھیلے گا۔ پس جو کمزور ہیں وہ میری تحریک کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ورنہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ یا تو انکیلئے مرتد ہو کر انھیں جماعت سے خارج کرنا پڑے گا۔ یا خود انھیں جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔"

ایک فائدہ مند ٹھیکہ قابل نیلام ہے

اس وقت موضع بھینی بانگر متصل قادیان میں ۶۰ ۱۳ کنال رقبہ ملکیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا برائے کاشت موجود ہے۔ اس وقت یہ تجویز ہے کہ یہ رقبہ کسی صاحب کو ٹھیکہ پر دے دیا جائے۔ اس رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) نمبر خسرہ ۱۳۲۲/۹۶۲ رقبہ یک کنال بارانی (۲) نمبر خسرہ ۱۰۲۳/۱ رقبہ چھ کنال بارانی (۳) نمبر خسرہ ۸۱۱ رقبہ چھ کنال بارانی اول (۴) نمبر خسرہ ۸۰۶ رقبہ دو کنال بارانی اول (۵) نمبر خسرہ ۳۰۴ رقبہ چھ کنال بارانی اول (۶) نمبر خسرہ ۱۰۲۶ رقبہ کنال بارانی اول (۷) نمبر خسرہ ۱۰۸۸ رقبہ کنال بارانی اول (۸) نمبر خسرہ ۱۶۱ رقبہ کنال بارانی اول (۹) نمبر خسرہ ۹۲۶ رقبہ کنال چاہی -

مندرجہ بالا رقبہ کا ٹھیکہ ۲۰ ستمبر ۳۶ء کو بمقام بھینی منشی محمد الدین صاحب مختار عام بوقت ۱۲ بجے دن نیلام کرینگے۔ جو دوست خواہشمند ہوں وقت مقررہ پر موقع پر پہنچ کر بولی دیں ؟

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ملیریائی بخاروں میں کڑوی کونین مت استعمال کریں

اس کا نعم البدل اکسیر دافع ملیریا ہے

اکسیر دافع ملیریا ایک بوٹی کا ست ہے جو کئی سالوں کی محنت و کوشش سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مختصر عرض یہ ہے کہ جو ڈاکٹر اور حکیم یہ ثابت کر دے۔ کہ اکسیر دافع ملیریا واقعی کونین کا نعم البدل نہیں ہے۔ اس کو پچاس روپے انعام دیا جائے گا۔

استعمالی مقابلہ کونین کڑوی ہے اور یہ پھیکی لیکن قدرے نمکین مزا رکھتی ہے۔ (آئندہ کوشش اس کے میٹھا بنانے کی کر رہا ہوں) کونین کی درمیانی مقدار خوراک پانچ گرین (اڑھائی رتی) ہے۔ اس کی مقدار خوراک دو گرین (ایک رتی) ہے۔ کونین کے کھلانے کے لئے مکسچر بنانا پڑتا ہے۔ جو نہایت ہی کڑوا ہے۔ یا گولی بنانی پڑیگی۔ وہ بھی کڑوی ہے۔ یا کیپسٹ میں ڈالنی ہوگی جسکو چھوٹے بچے یا دیہاتی گنوار آدمی ہرگز نہیں کھا سکتے۔ اور اس دوا کو مونہہ میں ڈال کر تھوڑا سا پانی یا لسی یا کوئی شربت پی لیں۔ شہد وغیرہ ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔ اگر کچھ بھی نہ ہو۔ تو یونہی مونہہ میں ڈال کر نگل لیں۔ بلکہ سوئے ہوئے بچے کے مونہہ میں ڈال دی جائے گی۔ تو آسانی سے مونہہ میں گھل کر معدے میں چلی جائے گی۔

اقتصادی مقابلہ یہ دوا ایک روپیہ کی ۹۶ خوراکیں یا ۹۶ رتی یا ایک تولہ آئیگی اور کونین ایک اونس کی ۹۶ خوراکیں ہوں گی۔ اور اونس کی قیمت پرچون کے حساب سے ایک روپیہ بارہ آنے بنتی ہے اور **اکسیر دافع ملیریا** کی قیمت آپ کے ملک آپ کے بھائی کے پاس رہے گی۔ اور کونین کی قیمت یقیناً جرمنی۔ اٹلی۔ انگلینڈ میں جائے گی۔ ملیریا بخار جس کو عام لوگ موسمی بخار کہتے ہیں۔ یہ عموماً تین قسم کا ہوتا ہے روزانہ تیسرے روز کا۔ چوتھے روز کا۔ ان بخاروں کے لئے یہ ایک کامیاب علاج ہے۔ کبھی کبھی کونین کو فیل ہوتے دیکھا گیا ہے۔ لیکن اس کو کبھی فیل ہوتے نہیں دیکھا۔ پرانے بخاروں میں بھی مفید ہے

نیز انفلوئنزا (نزلی بخار) میں بھی مفید ہے۔ میرے بھائیو۔ اب موسمی بخار کے دن آ گئے ہیں۔ کونین کی جگہ اس کا استعمال کرو۔ قیمت ایک تولہ کی ایک روپیہ ہے۔ طریقہ استعمال دوا کے ساتھ بھیجا جائے گا۔ خط وکتابت کرتی ہو تو ارکاٹ ارسال کریں۔ اور اگر اس دوا کا نمونہ منگانا چاہیں تو سوا دو چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب و دواخانہ حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

رشتہ کی ضرورت

دو کنواری لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۵/۱۶ و ۱۳/۱۴ سال کی ہے۔ اور جو جماعت پنجم تک تعلیم یافتہ ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ قریشی و سید رشتہ کے خواہشمندوں کو ترجیح دی جائے گی۔ برائے مفصل حالات مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:

معرفت قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور۔ بر مسجد احمدیہ لائل پور

ایک سستا مکان

محلہ دار الفضل کے عین وسط میں ایک مکان قابل فروخت ہے۔ قریباً ۵ مرلہ زمین میں تین کمرے ۔ دو (۱۲×۱۰ فٹ) ایک (۱۸×۱۱ فٹ) کا بالکل محفوظ دو طرفہ گلی۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

ماسٹر محمد شفیع اسلم گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

دمہ کا صرف ایک ہی علاج ہے

اور وہ اتنا کامیاب ہے۔ کہ آج تک اس کی شکائت سننے میں نہیں آئی۔ یہ مشہور ہے۔ کہ دمہ کا مرض بہت مشکل سے جاتا ہے۔ لیکن اس مرض کو لاعلاج قرار دینے میں بعض اطباء نے غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے۔ ہندوستان میں جو لوگ دمہ کے مریض ہیں۔ وہ صرف ایک شیشی دوا **دمین** استعمال کر کے دیکھ لیں۔ انہیں خود معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ دوا دمہ کے مرض کو کیسی آسانی کے ساتھ دور کر دیتی ہے۔ اس دوا سے بڑے بڑے پرانے مریضوں کو صحت حاصل ہوگئی۔ جو لوگ دمہ سے عاجز آ گئے تھے۔ اور جو دمہ کے دوروں پر مر جانا بہتر سمجھتے تھے۔ ان کو اس معمولی سی دوا سے ایسا آرام ہوا۔ کہ آج وہ سینکڑوں کی تعداد میں تمام ہندوستان میں اس دوا کے مجسم اشتہار بن گئے۔ اور جہاں بیٹھتے ہیں۔ دوا دمین کی تعریف کرتے ہیں۔ جس مریض کو دمہ کی تکلیف ہو۔ اسے فوراً دوا دمین استعمال کرلینی چاہیئے۔ دمہ کا مرض بالکل جاتا رہے گا۔ اور پھر کبھی سانس کا دورہ نہ پڑے گا۔ **مینیجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی** کو خط لکھ کر دمین کی ایک شیشی دو روپیہ بارہ آنہ میں منگائی جا سکتی ہے۔ ایک شیشی پر پانچ آنے اور دو اور تین شیشیوں کا بھی پانچ آنے ہی محصول ڈاک خرچ ہوگا۔

ضروری اطلاع

ہم ہر قسم کا چمڑا ولائتی و دیسی کروم لیدر وغیرہ اعلیٰ قسم کا اور ہر قسم کا شو مٹیریل نہایت ارزاں نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ بوٹ میکرز اور ضرورت مند اصحاب کے لئے نادر موقع ہے۔ نیز ہم ہر قسم کے بوٹ شوز۔ لیڈی شوز۔ سلیپر وغیرہ بہت عمدہ و مضبوط نہایت کم قیمت پر سپلائی کرتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ آرڈر کے ہمراہ پاؤں کا ماپ ضرور آنا چاہیئے۔

شیخ محمد یوسف سوداگر چرم متصل مسجد احمدیہ۔ لائل پور

دوستوں کے فائدہ کی بات

پھر ششماہی رعایت ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک جو خطوط ڈاک میں پڑیں گے ان کو یہ سنہری موقع ملے گا

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں عنبر، مشک، موتی، زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آ جاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے رعایتی للعہ المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

محافظ جنین — **حب اٹھرا رجسٹرڈ** — اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور بعض معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ کھینچ۔ بخار۔ نمونیا۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نور الدینؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جما یا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں اس کے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے پر ۹ روپے نصف منگوانے پر ۵ روپے اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی، مشک، زعفران، کشتہ یشب، عقیق، مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کی طاقت دینے میں بے مثل ہیں حرارت غریزی کے بڑھانے میں بجلی اکسیر ہیں۔ جسم انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر سینہ۔ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسیوں کے لئے تحفہ خاص ہیں قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے۔

تریاق معدہ

یہ لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آجکل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ار رعایتی ۸ر علاوہ محصول وغیرہ۔ المشتہر نظام جان اینڈ سنز

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور اور نیند غائب۔ ضعف بصر۔ دھند لگی رہے آشوب چشم ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ رعایتی ایک روپیہ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کریں بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔

قیمت دو اونس شیشی ۱۲ار رعایتی ۸ر المشتہر نظام جان اینڈ سنز

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں۔ جن کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھر گھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے کھسک جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ۔ المشتہر۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عٰہ رعایتی عہ

المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان — کشتہ

429

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور - ۱۶ ستمبر - آج بعد دوپہر مسجد شاہ چراغ کا قبضہ مسلمانوں کو دیدیا گیا۔ قبضہ کے فوراً بعد مسجد میں رسم اذان ادا کی گئی۔ مسجد سے ملحقہ عمارت جہاں لیگل ریممبرنسر کا دفتر واقع تھا۔ خالی کر دی گئی ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس حصہ کا قبضہ چند دن تک انجمن اسلامیہ کو دے دیا جائے گا۔

کرنول ۱۶ ستمبر - کرنول پولیس نے یہاں سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک شہر کے مکان پر چھاپہ مار کر پستول بنانے والی فیکٹری کا انکشاف کیا۔

پٹنہ - ۱۶ ستمبر - پٹنہ میں سیلاب کی وجہ سے چار ہزار گھر مسمار ہو گئے ہیں دس ہزار گھر تہ آب ہیں۔

روما ۱۶ ستمبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ مراکشی عربوں نے اشتراکی اور باغی فسطائی فوجوں کی بارکوں کو نذر آتش کر دیا ہے۔ میڈرڈ سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ عربوں نے باغیوں کی امداد سے انکار کر دیا ہے۔ مراکش سے مزید امداد نہ پہونچنے کی وجہ سے باغیوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔

برلن ۱۶ ستمبر - ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہٹلر کے اعلان سے روس میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ حکومت روس نے اس اعلان کے پیش نظر اپنے سرخ بیڑے کی خفیہ نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اور فن لینڈ کی سرحدات پر ساٹھ ہزار فوج بھیجدی ہے۔ ایک اشتراکی فوجی افسر نے جریدہ مذکور کے نمائندہ سے کہا۔ کہ ہٹلر کی گیدڑ بھبکیاں ہمارے عزائم کو اور زیادہ مضبوط کر رہی ہیں۔ اشتراکیت کے متعلق ہٹلر کی زہر چکانی امن عالم کے خرمن پر جنگ کی چنگاری کے مرادف ہے۔ قحط زدہ روس وقت آنے پر بتا دیگا۔ کہ اپنی قوت پر بے جا ناز کرنے والے ہلاکت کی نیند سو گئے ہیں۔

بیت المقدس ۱۶ ستمبر - اعراب کی مجلس ملی نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجشنبہ کو تمام مجالس کے نمائندگان جمع ہو کر اس امر کا فیصلہ کریں۔ کہ ہڑتال جاری رکھی جائے یا ختم کر دی جائے۔ حکومت نے اس جلسہ کے انعقاد کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" میں مشہور ناول نویس ایم لوئی بروم فیلڈ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر برطانوی حکومت نے ہٹلر کی حوصلہ افزائی کی۔ تو برطانوی حکومت جنگ کی ہولناکیوں میں الجھ جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یورپ تباہی کی عمیق ترین گہرائیوں میں گر جائے گا۔ اور خود برطانوی حکومت متعدد ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - ہٹلر نے اشتراکیت کی مذمت میں جو تقریر کی تھی۔ اس سے برطانوی حلقوں میں کچھ تشویش ظاہر نہیں کی جاتی۔ لیکن یہ امر بالکل قرین قیاس ہے کہ یورپ کی مختلف طاقتوں کے درمیان مفاہمت کے امکانات اور بعید ہو گئے ہیں

بیت المقدس ۱۶ ستمبر - عدالت نے ہنگامی قوانین کے ماتحت دو عربوں کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ الزام یہ تھا۔ کہ نابلس روڈ پر انگریزی فوج پر ۷ اگست کو حملہ کیا۔ جس سے ایک سپاہی مجروح ہو گیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - اخبار نیویارک ہیرلڈ" رقمطراز ہے۔ کہ حکومت پرتگال اور جرمنی کے درمیان خفیہ طور پر نو آبادیات کے متعلق سودے ہو رہے ہیں۔ اور یہ افواہ بھی گرم ہے۔ کہ پرتگال کی حکومت جرمنی کے ہاتھ گوا کی نو آبادی فروخت کر دینے پر تیار ہو گئی ہے۔ اس کا رقبہ ۱۳۰۱ مربعہ میل ہے۔ اگر گوا پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا۔ تو بحیرہ روم اور بحیرہ ہند میں جرمنی جنگی جہازوں کی آزادانہ نقل و حرکت شروع ہو جائے گی۔

لزبن ۱۶ ستمبر - پرتگال کا ایک اخبار رقمطراز ہے۔ کہ میڈرڈ میں جمہوریہ ہسپانیہ کے موجودہ صدر ازانا کو قتل کرنے کی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اور سات اشخاص کو سازش کے جرم میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔

پونا ۱۶ ستمبر - مسٹر آر۔ ایم میکسول کمشنر آبکاری حکومت بمبئی مسٹر ایم جی ہیلٹ کی جگہ حکومت سندھ کے ہوم سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

الہ آباد ۱۶ ستمبر - معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیر ملکی اثر و رسوخ کے ماتحت ہندوستان میں ایک قسم کا فسطائی ادارہ قائم ہو رہا ہے۔ سرمایہ داروں اور ہندوستان کے متمول اشخاص میں خفیہ پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ جن میں پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس کی مخالفت اور سوشلزم کی مذمت کی گئی ہے۔

ملتان ۱۶ ستمبر - بلدیہ ملتان کے ایک عام اجلاس میں تجویز پیش ہوئی کہ بلدیہ کے پرائمری سکولوں کے نادار طلباء کے لئے دودھ کا انتظام کیا جائے چنانچہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ بجٹ میں اس کا انتظام کیا جائے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - برطانی ائیر ویز کا ایک طیارہ جو ٹرسے کے ہوائی مستقر سے روانہ ہوا تھا۔ ایک درخت سے ٹکرا کر گر گیا۔ اور اُسے آگ لگ گئی۔ چار اشخاص میں سے تین اشخاص ہلاک ہو گئے۔

شملہ ۱۶ ستمبر - یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر رلیف گرفتھ گورنر صوبہ سرحد آئندہ اپریل سے قبل ریٹائر ہو جائینگے اور ان کی جگہ سر جارج کننگھم گورنر مقرر ہوں گے۔

کلکتہ ۱۶ ستمبر - سر بی ایل متر امبر اگزیکٹو کونسل بنگال نے اپنی تقریر میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ موجودہ حالت میں یہ ناممکن ہے۔ کہ فرقہ وار فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی ہو۔

شملہ ۱۶ ستمبر - اسمبلی میں التوا کی تحریکوں کے گورنر جنرل کی طرف سے نامنظور کئے جانے کے خلاف جو تحریک التوا پیش کی گئی تھی۔ اسے بے ضابطہ قرار دیدیا گیا۔

انگورہ ۱۶ ستمبر - ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے ترکی تجارت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ آٹھ ماہ ہوئے ترکی اور ہسپانیہ کے درمیان تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔

رانچی ۱۶ ستمبر - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ضلع پٹنہ میں سیلاب کا پانی بتدریج کم ہو رہا ہے سیلاب میں نذر اجل ہونے والوں کی لاشیں پانی میں تیرتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ سیلاب کے بعد وبا پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

امرتسر ۱۶ ستمبر - گیہوں حاضر ۲ روپیہ ۱۲ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپیہ ۲ آنے - سونا دیسی ۴۴ روپیہ ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۴۹ روپیہ ۲ آنے بھے۔

ماسکو ۱۶ ستمبر - ہٹلر نے اشتراکیت کی مذمت میں جو تقریر کی ہے۔ اس پر روسی اخبارات میں سخت نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ نازی یورپ میں اجتماعی تحفظ کے نظام کو پراگندہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

شملہ ۱۶ ستمبر - بعض حلقوں میں یہ افواہ تھی کہ فیڈریشن کے فوری قیام کے احتمال کے پیش نظر کونسل اوف سٹیٹ کی میعاد میں توسیع کر دی جائے گی۔ مگر اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ بالکل بے حقیقت ہے

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل عصمت پاشا وزیر اعظم ترکیہ کچھ عرصہ کے لئے مصر آئینگے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ وہ ترکیہ اور مصر کے معاہدے کی گفت و شنید کی تکمیل کے بعد معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

بمبئی ۱۶ ستمبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ احمد نگر کے قحط زدگان کی امدادی کمیٹی نے لئے بمبئی کے مختلف امدادی اداروں سے ۱۶ ہزار روپیہ ملا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)